# خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

# آپ کی تعلیمات اور ملفوظات

## (۳)

سید رشید احمد ارشد ایم اے[1]

جیسا کہ مکتوب نمبر ۳ کے مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے[2]، شیخ تاج الدین، آپ کے مرید تھے مگر اپنے روحانی کمالات اور مختلف روحانی واردات کی مستی میں آکر صحیح راستے سے کسی قدر بھٹک گئے تھے اور اپنے دل میں یہ خیال کرنے لگے کہ انہیں اویسی مشرب کے مطابق، پیر و مرشد کی رہنمائی کے بغیر براہِ راست روحانی فیض حاصل ہو رہا ہے، اس لئے انہیں کسی پیر و مرشد کی ضرورت نہیں ہے۔

ان میں دوسری تبدیلی یہ آگئی تھی کہ وہ طریقۂ نقشبندیہ کے پابند نہیں رہے تھے اور اپنے مرید کی خواہش کے مطابق ہر سلسلے میں مریدوں کی بیعت کرنے لگے تھے، اس لئے آپ نے مکتوب نمبر ۵ میں ان کی غلط فہمیوں کی اس طرح اصلاح کی ہے۔

### مُرشد کی ضرورت

"آپ کی شورش سے تعجب ہوا ہم نے ایک بات لکھی تھی اگر وہ واقعہ کے برخلاف ہے تو اس سے بہتر اور کیا ہے، ورنہ پھر یہ

---

[1] لیکچرر شعبۂ عربی کراچی یونیورسٹی۔ [2] ملاحظہ ہو' الرحیم شمارہ جنوری ۶۵ء مذکورہ بالا عنوان کا آخری حصہ۔

ہماری وصیت ہے۔

اگر آپ کے دل میں یہ تصور آئے کہ اہل ارشاد کے لئے کشف و الہام کا ہونا ضروری ہے، تو یہ بات بھی بے بنیاد ہے۔ اہل ارشاد، فنا اور بقا کے بعد، خدائے علیم و حکیم اور متکلم کا مظہر ہوتے ہیں۔ لہذا کتب اہل طریقت کی ہدایات کے مطابق آپ کو ہمیشہ نیازمند اور مستفید رہنا چاہیئے۔ مرید ہمیشہ اپنے پیرومرشد کا محتاج اور ضرورت مند رہتا ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے "فلاں شخص کو اب مرشد کی حاجت نہیں رہی ہے" تو یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ 'وصل' کے نور کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اس وقت اگر مرشد اپنی توجہ درمیان میں سے اٹھالے، تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

## ایک ہی سلسلہ کی پابندی

آپ کو 'طریقہ عالیہ احراریہ نقشبندیہ' کے آداب بجالانے میں ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ آپ ہرگز ہرگز کسی اور سلسلہ کو اس کے ساتھ شامل نہ کریں۔ آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ آپ مختلف سلسلوں میں لوگوں سے بیعت لے کر انہیں مرید کریں۔

آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنی تعلیم و تلقین کو 'طریقہ نقشبندیہ' تک محدود رکھیں، یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک شخص کا کھانا کھائیں اور دعا کسی اور کے حق میں کریں۔ اگر کوئی شخص آپ سے سلسلہ نقشبندیہ کا نور و فیض حاصل کرے مگر متوجہ دوسرے سلسلے کی وجہ ہو تو اسے کیا (روحانی) لذت حاصل ہوگی؟

مرید کو اپنے پیرومرشد کے سامنے اس طرح رہنا چاہیئے جس طرح ایک مردہ، نہلانے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے، لہذا مرید کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے: "مجھے فلاں شغل اور فلاں (روحانی) سلسلہ کی تعلیم دی جائے"۔ یہ بہت بڑی بات ہے، ایسی خود رائی اچھی نہیں ہے[1]۔

## دیگر ہدایات

آپ نے شیخ تاج الدین موصوف کو ایک مرشد کی حیثیت سے مندرجہ

---

[1] مکتوبات، مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۹۴ و ۹۵

ذیل ہدایات تحریر فرمائیں۔

"آپ ہمیشہ باوضو رہیں اور وضو کے بعد تحیۃ الوضوٗ کے دو رکعت نفل ادا کریں، کھانے میں احتیاط کریں، گناہوں سے بالکل پرہیز کریں، نکتہ چینی نہ کریں، کسی مومن کو خواہ وہ آزاد ہو یا غلام حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں۔ کسی مسلمان کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھیں نیز اپنے سے زیادہ عاجز اور کمزور انسان پر غیظ وغضب اور تشدد سے کام نہیں لینا چاہئے۔

یہ تمام باتیں نہایت ضروری ہیں اور طریقت کی بنیادیں ہیں۔ ان کے بغیر آپ کا کام مستحکم نہیں ہوسکتا ہے۔ تاہم اگر (مذکورہ بالا باتوں میں سے) کسی ایک بات میں فتور آجائے تو کام کو نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ توبہ واستغفار کرکے اس (روحانی) کام کی تکمیل کے لئے مزید جد وجہد کی جائے تاکہ (تمہارے) نیک کام، بُرے کاموں کو دور کرسکیں اور اس طرح مکمل تزکیہ ہوجائے[1]۔

## ذکر واشغال کی تلقین

مکتوب نمبر۱ میں آپ نے اپنے ایک مخلص مرید کو اس طرح ذکر واشغال اور عبادت کے معمولات کی تلقین فرمائی ہے۔

"جب کبھی آپ رات کو نیند سے بیدار ہوں، خواہ یہ رات کے آخری تیسرے حصّے کا وقت ہو یا آخری نصف حصّہ ہو، تو اس وقت آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پر مل کر کسی ذکر میں مشغول ہوجائیں۔ خواہ وہ تسبیح (سُبحان اللہ کا وِرد) ہو، یا تہلیل (لآالٰہ الاّ اللہ کا ورد) ہو، یا تکبیر (اللہ اکبر کا ورد) ہو۔ (ان کے بجائے) آپ قرآن کریم کی کوئی بھی آیت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ (یہ آیات) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ آخر تک پڑھیں تو بہتر ہے کیونکہ ان (آیات) کا پڑھنا مسنون ہے۔ اس کے بعد (وضو کرکے) دو رکعت نفل تحیۃ الوضوٗ ادا کریں اور

---

[1] مکتوبات، مطبوعہ لاہور ص۹۴ و ص۹۵

کوئی جامع دُعا، مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھیں یا کوئی اور دعائے ماثورہ پڑھیں۔ مگر دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وصلوٰۃ ضرور بھیجیں۔

بعدازاں بارہ رکعت، نماز تہجد چھ سلام کے ساتھ ادا کریں۔ نماز تہجد کے نفلوں کی انتہائی تعداد اتنی ہے اور کم از کم تعداد دو رکعت یا چار رکعت ہے۔ اگر بڑھاپا یا کمزوری لاحق ہو تو یہ نفلیں بیٹھ کر بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔

**کلمہ کا ذکر**

آپ نماز تہجد سے فارغ ہو کر کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اس قدر آہستہ ذکر کریں کہ آپ خود بھی نہ سن سکیں۔ ذکر کے وقت حق جلّ جلالہ کو حاضر ناظر خیال کریں اور ایسا معلوم ہو کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کی گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، نیز کلمہ لَا مُتَصَرِّفَ اِلَّا اللّٰهُ کے مفہوم پر بھی غور کریں اور جس قدر ممکن ہو، اس سبق کی تکرار کرتے رہیں اور یقین کریں کہ آپ ہر سانس پر از سرنو ایمان لا رہے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا ، اے ایمان والو! (پھر) ایمان لاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں ارشاد فرمایا ہے:

جَدِّدُوْا اِیْمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، تم لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اپنے ایمان کو تازہ کرو۔

آپ نماز فجر ادا کرنے کے بعد پھر اسی ذکر کی تکرار میں مشغول ہوجائیں، جب سورج ایک نیزہ پر چڑھ آئے تو چار رکعت نماز اشراق دو سلاموں کے ساتھ ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنے تمام اوقات کو اسی (ذکر وعبادت) کے کام میں بسر کریں، امید ہے کہ بڑے فیوض حاصل ہوں گے۔

**کلمۂ طیبہ کی اہمیت**

مکتوب نمبر ۹ میں جو آپ نے ایک مخلص طالب ہدایت کے نام تحریر فرمایا ہے۔ کلمۂ طیبہ کے ذکر کی اہمیت کو یوں واضح

فرمایا گیا ہے۔

" ستر ہزار بار (کلمہ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا، ایک مہینہ یا اس سے کم و بیش مدت میں، بہت اچھا ہے۔ روحانی کام کا دار و مدار دلی تعلق اور خلوص و اعتقاد پر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عاجزی، خاکساری اور بے تعلقی کے آثار ظاہر ہوں گے اور آپ کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ (انسان اپنے) دل کی توجہ دشمن کی طرف نہ رکھے۔"

**لقمۂ حرام سے پرہیز**

حضرت خواجہ باقی اللہ اپنے مریدوں کو لقمۂ حرام سے بہت پرہیز کراتے تھے چنانچہ آپ نے اپنی مجالس میں زبانی طور پر اور اپنے مکتوبات میں تحریری طور پر اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ جو شخص روحانی فیض حاصل کرنا چاہتا ہو، اسے حرام یا مشتبہ غذا کھانے سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے، چنانچہ آپ اپنے مکتوب نمبر ۲۵ میں اپنے ایک مرید صادق کے نام یوں تحریر فرماتے ہیں:

" اللہ تعالیٰ آپ کو اس کام میں استقامت نصیب کرے۔ لقمۂ پراگندہ سے بچنا اور نفس کی بری صفات کو ظاہر نہ ہونے دینا۔ شوق و محبت (الہی) کو بڑھاتا ہے۔ آپ انتہائی کوشش کرتے رہیں کہ لقمۂ حرام اور مشتبہ (غذا) نہ کھائی جائے۔ نیز نفس کے برے اوصاف یعنی غیظ و غضب، بدخلقی، ناجائز شہوت اور نفسانی خواہشیں ظاہر نہ ہونے پائیں۔"

**تواضع اور عاجزی**

آپ ایسی مہلک چیزوں سے اس وقت تک نہیں بچ سکتے جب تک کہ آپ بارگاہِ الٰہی میں عاجزی اور تواضع کے لئے گڑگڑا کر دعا نہ کریں لہٰذا آپ کو ہمیشہ نیازمند اور خاکسار بن کر رہنا چاہیئے بلکہ ہر ذرّہ کے آگے عاجزی اور تواضع کرنی چاہیئے۔

**ذکرِ قلبی کی حقیقت**

جب ذکر کی حرکت کے موافق، دل کی حرکت ہو جائے یا خیال کے کانوں سے "اللہ" کا کلمہ سنا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ صنوبری شکل کا گوشت کا ٹکڑا یعنی قلب، ذکر کر رہا ہے، اسی کو ذکرِ قلبی کہتے ہیں۔ مگر اس کا کوئی

اعتبار نہیں ہے۔ حقیقت میں ذکر قلبی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور اور شہود حاصل ہو جائے۔ جب یہ بات آپ کو حاصل ہو جائے گی تو اس وقت آپ کے دل سے غیر اللہ کے سب خطرے نکل جائیں گے۔ ایسی صورت میں ذکر کو چھوڑ کر آپ صرف اسی چیز کی محافظت کریں۔

اگر کچھ سستی اور فتور آئے تو پھر ذکر شروع کر دیں، یہاں تک کہ یہ روحانی دولت آپ کو ہمیشہ کے لئے حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد ذکر و حضور کو ایک ساتھ جمع کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے لطف بے پایاں کا انتظار کرتے رہیں۔

## اتباعِ رسول

آپ نے مکتوب نمبر ۳۲ کے آخر میں ایک طالبِ ہدایت کو یوں نصیحت فرمائی ہے۔

"(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ، يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۂ آل عمران پ۳)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرنا، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

لہٰذا اس ذات کا حکم بجالانا ضروری ہے جو جمال و کمال ہے۔ یہ سب کچھ حضرت سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت پر موقوف ہے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے:

"میرے نزدیک شراب خوری اس (روحانی) حال سے بہتر ہے جو شریعت کے کسی رکن کے بجالانے میں حائل ہو۔"

یہ ہے حق صریح اور علم صحیح۔ زیادہ لکھنا گستاخی ہے۔"

## طالبِ علم کو نصیحت

آپ نے مکتوب نمبر ۲۴ ایک ایسے طالب علم کے خط کے جواب میں تحریر کیا تھا جو آپ کا بہت ہی مخلص نیاز مند تھا وہ طالب علم اس زمانے میں حرمین شریفین (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ) کی زیارت کے لئے جا رہا تھا۔ اس نے حضرت خواجہ صاحب سے کچھ نصائح تحریر فرمانے کی درخواست کی تھی، لہٰذا

آپ نے اس کی درخواست پر اسے مندرجۂ ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔ یہ طالب علم بعد ازاں مدینہ منورہ کی زیارت کے سفر ہی میں فوت ہوگیا تھا۔ اس کے نام خواجہ صاحب کے اہم مکتوب کا خلاصہ یہ ہے:۔

"ہم اس علم سے پناہ مانگتے ہیں جس کا کوئی نفع نہ ہو، لہٰذا ایک عاقل اور دُور اندیش شخص کا یہ فریضہ ہے کہ وہ صرف ان علوم کو حاصل کرے جن کے مطابق عمل کرنا اس کے لئے ضروری ہو۔ اس کے بعد وہ اپنی باقی زندگی کو صفائی قلب اور تزکیۂ نفس میں صرف کرے کیونکہ نفسانی وسوسوں اور دنیاوی ضرورتوں کی طرف متوجہ رہنا اور نفسانی خواہشوں اور بیہودہ تمنّاؤں میں الجھے رہنا، بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجابِ اکبر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس کے قریب ہے۔

ان اندھیروں اور تاریکیوں سے باطن کو صاف رکھنے اور نورانی بنانے کا (واحد) ذریعہ روشن ضمیر اہلِ دل بندہ خاص کی توجّہ اور التفات ہے، جو اہلِ دل کی بارگاہ میں مقبول ہوگیا تو سمجھو کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور جو ان کا مردودِ بارگاہ ہوا وہ اللہ کی بارگاہ سے بھی خارج ہوجاتا ہے۔ لہٰذا تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اہلِ دل حضرات کے نیازمند رہو اور ان کے سامنے انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ اپنے دردِ دل کا اظہار کرو۔

دوسری وصیت یہ ہے کہ جس شخص کے دل میں معرفتِ الٰہی کی طلب نہ ہو، تم اس کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان دنیادار عالموں سے، جنہوں نے علم کو جاہ و مرتبہ اور فخر و شہرت کا ذریعہ بنا رکھا ہے، ایسے دُور بھاگو جیسے شیر سے دور بھاگتے ہو۔ تم ہمیشہ تقربِ خداوندی اور عبادت کو اپنا وسیلہ بنائے رکھو اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگتے رہو تاکہ وہ تمہارے دل سے اپنی ذات کے علاوہ دیگر نفسانی خواہشوں کو فنا کردے اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ، لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (آج یہ ملک کس کا ہے؟ اسی خدائے واحد قہّار کا ہے) کی صورت میں تمہارے سامنے ہمیشہ جلوہ گر رہے۔

## فوجی معلم کے بارے میں

ایک مخلص عالم نے جو حضرت خواجہ صاحب کا معتقد تھا سرکاری فوج میں ملازمت اختیار کر رکھی تھی، فوج میں وہ سپاہیوں کو درس دیتا تھا اس ملازمت کی وجہ سے وہ اپنے روحانی مشاغل اچھی طرح ادا نہیں کرسکتا تھا اس لئے وہ چاہتا تھا کہ وہ ملازمت چھوڑ کر ہر وقت آپ کی خدمت میں رہے۔ ان کے متعلقین کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ایک دوسرے مخلص مرید کے ذریعے یہ کوشش کی کہ خواجہ صاحب کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اس عالم موصوف کو ترکِ ملازمت سے منع فرمائیں تاکہ وہ مالی مشکلات سے محفوظ رہیں، اور وہ فوج کے سپاہیوں کو، جو مذہبی درس دے رہے تھے اس کا سلسلہ بھی منقطع نہ ہو۔

چنانچہ اس مخلص مرید نے خواجہ صاحب کی خدمت میں ان کے تمام حالات لکھ کر بھیجے اور اس عالم کی عیالداری اور گھریلو حالات سے آپ کو مطلع کرکے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ ترکِ ملازمت کی صورت میں وہ عالم، فقر و تنگدستی کے مصائب برداشت نہیں کرسکے گا اس کے علاوہ فوج بھی ان کے مذہبی درس کے فیض سے محروم ہوجائے گی اس لئے خواجہ صاحب سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ ان مذہبی عالم کو ترکِ ملازمت سے منع فرمائیں۔

مذکورہ بالا حالات کی روشنی میں اس مخلص مرید کے جواب میں آپ نے مکتوب نمبر ۳۴ میں جو تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

"عاقبت بیں داناؤں کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا چاہیئے کیونکہ وہ دنیا کے فنا ہونے اور اہل دنیا کی ناپائیداری سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ فوج کی ملازمت میں اپنے حقیقی مقصد میں فتور اور نقصان دیکھتا ہو، تو وہ کس طرح فوجی ملازمت میں رہ سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں فرزندوں کے رزق اور روزی کا غم کرنا توکل کے حال کے مناسب نہیں ہے۔

بہرحال جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح ادا ہوسکے اور روحانی و قلبی پراگندگی کا اندیشہ نہ ہو تو اس جگہ کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مذہبی علوم کی تعلیم دینا بھی عبادت ہے بالخصوص جب کہ متعلمین دیندار ہوں اور استاد کی مرضی

کے مطابق احکام بجالاتے ہوں"۔

**توبہ کی اہمیت** مکتوب نمبر ۴۴ میں ایک مخلص امیر و حاکم کو توبہ کی اہمیت اس طرح بیان فرماتے ہیں :

" راہِ حق کے طالبوں اور سالکوں کا طریقت میں پہلا قدم "خالص توبہ" ہے کیونکہ آئینۂ دل کا جوہر "گناہ اور نافرمانی کی وجہ سے سیاہ اور زنگار ہوجاتا ہے اور جوں جوں سیاہی اور زنگ ، بڑھتا ہے اسی قدر اندھے پن اور تردد کا ظہور زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے۔

**اتباعِ شریعت** اصل فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے ، جب (سالک) یقینی طور پر جان لے کہ یہ (روحانی) احوال و مقامات محض شریعت حقہ کے اتباع سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ عملی طور پر شریعت کے احکام بجالائے اور خلاف شرع کاموں سے ہٹ کر شریعت کے مطابق اپنا عمل درست کرے۔ صرف ایسی صورت میں توبہ قبول ہوگی اور صرف شریعت کے ذریعے ہی نور ایمان حاصل ہوسکتا ہے لہذا کسی دوسرے طریقے سے اس مقصد کو حاصل کرنا بیکار محض ہے ۔

**توبہ کے درجات** یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ توبہ کے بہت سے درجات ہیں : پہلا درجہ "کفر" سے توبہ کرنا ہے ، پھر ایمان تقلیدی سے ، اور اس کے بعد گناہوں سے توبہ کرنا ہے ۔ بعد ازاں ان (مذموم) صفات سے بھی توبہ کی جائے ، جن سے یہ گناہ پیدا ہوتے ہیں جیسے کھانے کی حرص ، زیادہ بولنے کی خواہش ، حُبِّ جاہ و مال ، حسد ، تکبّر ، ریاکاری وغیرہ ۔ یہ سب چیزیں انسان کو تباہ و برباد کرتی ہیں ، پھر نفسانی وسوسوں ، ناجائز اور بیہودہ خیالات سے بھی توبہ کی جائے ۔ ذکرِ الٰہی کی غفلت سے بھی توبہ کی جائے ، خواہ وہ غفلت ایک لمحہ کے لئے کیوں نہ ہو ۔ چونکہ "ذِکر" (جس سے مراد حضور و خود آگاہی ہے) کے درجات بے انتہا ہیں ۔ اسی لئے توبہ کے درجات بھی بیشمار ہیں اور ہر ناقص کام سے توبہ کرنا واجب اور لازم ہے ۔

(توبہ کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ انسان روحانیت کے) پہلے قدم پر اپنے گذشتہ گناہوں سے پشیمان ہو اور اس بات کا مصمم ارادہ کرے کہ وہ حتی المقدور ایسا (بُرا) کام ہرگز

نہیں کرے گا، (تو یہ) روحانی طلب کے لئے بہت ضروری ہے۔

**لطائفِ سبعہ** مکتوب نمبر ۲۸۴ میں اپنے ایک خلیفہ کے نام تصوف کے معارف بیان فرمانے کے بعد لطائفِ سبعہ کے بارے میں آپ یوں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسانِ کامل میں یہ سات لطائف ہیں (۱) لطیفۂ قالب (۲) لطیفۂ نفس (۳) لطیفۂ قلب (۴) لطیفۂ روح (۵) لطیفۂ سِر (۶) لطیفۂ خفی (۷) لطیفۂ اخفیٰ۔

ان سب لطائف میں سب سے زیادہ معتبر لطیفۂ روح ہے جو انسان کا مظہر اور تمام لطائف کا جامع ہے۔ ہر لطیفہ کے احکام و آثار کا الگ الگ حاصل ہونا چنداں معتبر نہیں ہے، اگرچہ ان کا ظہور بھی موجبِ سعادت ہے۔"

**فرقۂ ناجیہ کی برتری** مکتوب نمبر ۲۱۵ میں شیخ نظام تھانیسری کو حقائق و معارف کی وضاحت فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"مقصد یہ ہے کہ فرقۂ ناجیہ کا مسلک رائج ہو جو کتاب و سنّت کے متوسل اور عامل ہیں اور مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ (وہ طریقہ جس پر میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اور میرے صحابی عامل ہیں) کے شرف سے مشرف ہیں، ہمیں اس گروہ کے مشائخ کی باتوں کی تحقیق منظور ہے، جن کو صوفیہ عالیہ کہتے ہیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بے سمجھ غلطی میں پڑ جائے اور ان بزرگوں پر طعن کرے یا آپ ہی بداعتقادی کے بھنور میں ڈوب کر ہلاک ہو جائے۔"

**خواتین کے لئے رُوحانی تعلیم** حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقۂ ارادت میں خواتین بھی شامل تھیں، ان میں بعض ایسی تھیں جنہیں آپ اپنی خدمتِ عالیہ میں بلانا مناسب نہیں سمجھتے تھے، لہذا آپ انہیں روحانی ہدایات ان کے شوہروں کے ذریعہ یا بذریعۂ تحریر دیا کرتے تھے، اس طرح یہ پردہ نشین مسلم خواتین بھی تصوّف کے حقائق و معارف سے بہت جلد واقف ہو جاتی تھیں۔

اسی قسم کی ایک صالحہ خاتون کے نام آپ نے مکتوب نمبر ۵۶ لکھا اور اس کے شوہر کو دیا کہ وہ انہیں پڑھ کر سنا دے اور ہندی زبان میں اس کا ترجمہ بیان کرے۔ ان کے شوہر نے آپ کا مکتوب مبارک پڑھ کر سنایا اور اس کا ترجمہ بھی بیان کیا اس کے بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی کم استعداد بیوی جو فارسی زبان نہیں جانتی تھی، آپ کے مکتوب مبارک کے دقیق مفہوم کو سمجھ گئی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو گئی ہے، وہ مکتوب مبارک یہ ہے:

**خاتون کے نام مکتوب**

"ملاحظہ ہو کہ دل کی صفائی کے لئے یا 'نفی و اثبات' کے ذکر کا مراقبہ کرو یا فقط 'اثبات' کا۔ اگر 'نفی و اثبات' کا ذکر ہے تو تحقیق کرو کہ 'نفی معلوم' اور 'اثبات مجہول' ہے یا نفی معلوم اور اثبات معلوم ہے یا نفی موہوم اور اثبات معلوم ہے۔ اگر اثبات تنہا ہو تو پھر یہ تحقیق کرو کہ یہ اثبات معلوم ہے یا اثبات مجہول ہے۔ اگر پہلی صورت ہو تو یہ تحقیق کرو کہ معلوم جدید ہے یا قدیم، بہرصورت اثبات مجرد میں کوشش کی جائے تاکہ اثبات مجہول ہو جائے۔"

**خواتین کے لئے جامع ہدایات**

مکتوب نمبر ۴۷ ایک ایسی مسلم خاتون کے نام ہے جو کسی دوسرے شہر میں رہتی تھیں، لہذا نہ تو انہیں آپ کا شرف صحبت حاصل ہو سکتا تھا اور نہ ایسی اہل معرفت خواتین اس شہر میں موجود تھیں جن سے وہ روحانی ہدایت حاصل کر سکیں، اس لئے آپ نے ان کے نام مندرجہ ذیل جامع روحانی ہدایت لکھ کر بھیجیں تاکہ یہ ہمیشہ کے لئے ان کا دستور العمل بن سکیں۔

"اللہ تعالیٰ اپنی توفیق کامل کو تمہاری رفیق بنائے۔ تمام سعادتوں کا سرمایہ یہی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی پیروی کرو۔ ناجائز باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو۔ کسی پر غم و غصہ نہ کرو۔ کسی مسلمان کے حق میں برائی نہ سوچو۔ دنیا کے بے وفا مال و متاع پر نظر نہ ڈالو۔ اپنے آپ کو تمام مخلوقات سے بزرگ تر نہ خیال کرو اور آخرت کے سفر کو نہ بھولو۔ ان اوصاف کو حاصل کرنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ

اپنا فضل و کرم کرے اور توفیق بخشے تو کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد آہستہ آہستہ کرتی رہا کرو اور ذکر کے وقت حضورِ قلب اور یکسوئی کے ساتھ اپنی توجہ، دنیا اور اہل دنیا سے ہٹائے رکھو۔ اس طرح بہت عمدہ فوائد و نتائج حاصل ہوں گے۔

تمام ظاہری اور باطنی احوال میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھو بلکہ طالبِ صادق کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ مخلوقات کی طرف سے آنکھیں بند کرکے ہمیشہ خدا کی رحمت کی نظر کا منتظر رہے۔

## حلال کھانے کی اہمیت

یہ ذہن نشین رہے کہ دل کو اطمینان، یکسوئی اور حضورِ قلب، اس وقت حاصل ہوتا ہے، جب بقدرِ ضرورت، صرف پاکیزہ اور حلال کھانا کھایا جائے اور بیہودہ گو اور دنیا کے طالبوں سے میل جول ترک کر دیا جائے۔ اگر تم ہزار سال ذکر کرتی رہو اور تمہارا کھانا حلال مال کا نہیں ہے تو تمہارا روحانی مقصد کبھی حاصل نہیں ہوگا"۔

## سلفِ صالحین کی پیروی

مکتوب نمبر ۲، میں ایک مخلص عقیدت مند کے نام آپ نے یوں تحریر فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ آپ کو ان اعمال کی توفیق بخشے جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔ یہ وہ اعمال ہیں جو حقیقت شناس داناؤں کی کتابوں میں تحریر کیے گئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ اپنے عقائد کو سلف صالحین کے عقائد کے مطابق رکھیں اور ائمۂ مجتہدین میں سے کسی ایک امام کے فقہی مسلک کے مطابق عمل کریں۔

یہ سعادت اس وقت حاصل ہوسکتی ہے، جب آپ ان لوگوں سے محبت رکھیں جو دربارِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہیں، ان میں وہ دینی علماء، سادات اور مخلص فقراء کرام بھی شامل ہیں جو اپنے قول و فعل میں بدعت و الحاد سے بچتے رہے ہوں۔ آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ سچے لوگوں کے مخالفوں کی تحقیر کریں اور ان مخالفوں کے عقائد کی تردید کریں۔

## اخلاقی ہدایات

آپ اس نور (ہدایت) کی روشنی میں مظلوموں کی مدد کریں، محتاجوں

کی حاجت روائی کریں، مجرموں کے قصور معاف کریں، عاجزوں اور مفلسوں کے حساب اور لین دین میں نرمی اور درگذر اختیار کریں یہ خیال رہے کہ اس سلسلے میں شریعت کا کوئی حق فوت نہ ہونے پائے۔

مذکورہ ہدایات میں سے جس قدر زیادہ باتوں پر آپ عمل کرسکیں، انہیں غنیمت اور سعادت سمجھیئے۔ تاہم اگر بعض باتوں پر عمل نہ ہوسکے تو (ان کی وجہ سے) سب باتوں کو نہ چھوڑ دیا جائے۔"

**صرف مسلمان بنو،** مکتوب نمبر ۶۷ میں ایک مخلص دوست کے نام آپ نے یوں تحریر فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ آپ کو فرماں برداری کے اعلیٰ مرتبے تک پہنچائے (ہمارے) ایک بزرگ اپنے ایک دوست سے فرمایا کرتے تھے:

"تم نہ صوفی بنو، نہ ملاّ بنو، صرف مسلمان بنو"

(قرآن مجید میں مذکور ہے)

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ (سورۂ یوسف پ۱۳) (اے اللہ) تو مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیکوں میں شامل کر۔

آپ ہمارے لئے بھی اس مقصد کے حصول کے لئے دعا مانگتے رہا کریں۔ آپ ہماری اس بات کو تکلف اور بناوٹ پر مبنی نہ سمجھیں کیونکہ مسلمان بننا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لطف وعنایت کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا ہے، یہاں کسب کا کوئی دخل نہیں ہے۔ تصوف کی حقیقت صرف مسلمان بننا ہے۔ تصوف کا مقصد یکسو دیکھنا اور یکساں زندگی بسر کرنا ہے۔"

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۝ سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی۔

**خواجہ صاحب کے عقائد اور مسلک** ایک مکتوب میں حضرت خواجہ باقی باللہ نے ایک 'طالبِ حقیقت' کے نام اپنے مسلک اور عقائد کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی ہے:

"واضح ہو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے مگر افضل البشر تھے۔ آپ ناخواندہ اور اُمّی تھے جس ملک میں آپ نے نشو ونما پائی وہاں کے لوگ بھی ناخواندہ تھے تاہم آپ کے آباؤ اجداد نہایت عقلمند تھے اور روئے زمین کے تمام لوگوں سے بہتر تھے۔ مگر رفتہ رفتہ ان کے ہاں سے علم مفقود ہوتا گیا لہٰذا خداوند تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح پہچانا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس ایک فرشتہ بھیجا تاکہ آپ لوگوں کو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور کافروں سے جہاد کی تعلیم دیں، اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔

لہٰذا بندہ مؤمن کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پر ایمان لائے، دل سے ان کی تصدیق کرے اور توحید ورسالت کا زبان سے بھی اقرار کرے۔

**مسئلہ عقائد**

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

"میں زندہ ہوں، ہمیشہ سے ہوں، ہمیشہ رہوں گا۔ سب کچھ جانتا ہوں، ہر چیز پر قادر ہوں۔ سب کچھ سنتا ہوں۔ سب کچھ دیکھتا ہوں۔ میں ہر ایک کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جبّار وقہّار ہوں، رحیم وکریم بھی ہوں۔ تمام جہاں کو میں نے پیدا کیا ہے اور میں ہی ہر چیز کو فنا کرتا ہوں۔ میرے کاموں میں کوئی شریک و مددگار نہیں ہے۔

**احکام وحقوق**

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"میری عبادت کرو۔ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ادا کرو اور کافروں کے ساتھ جنگ کرو۔ حقداروں یعنی والدین اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو

**صفاتِ نبوی**

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت اور افضل تھے، ان کی ذات، تمام انسانوں کی ذات سے زیادہ پاکیزہ تھی، آپ کا قلب سب لوگوں کے قلوب سے زیادہ روشن تھا۔ تمام اولیائے کرام آپ کے کوچے کے گدا ہیں، تمام ممکنہ عمدہ انسانی صفات آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ آپ کا ہر قول وفعل خدا کے حکم کے مطابق ہے۔

(مسلسل)